Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۵ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۲۴ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ر تبلیغ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

قارورہ میں ابھی انفیکشن ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۲۲ر تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے آمین ۔

عزیزم شاہد احمد صاحب آف اسلام آباد (ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی ٹی ربوہ) کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں ۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہو جاتا ہے لیکن پھر طبیعت خراب ہو جاتی ہے ۔ کمزوری بہت ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیوں کو دور کرے ۔ آمین (خورشید احمد)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۵ر ربیع الاول بمطابق ۳ر مارچ بروز جمعرات اپنی اپنی جماعتوں میں سرورِ کائنات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃِ طیبہ اور اخلاقِ فاضلہ کے بیان کے لئے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

مگر دعا کی توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو۔ اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی ، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے ، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہرِ مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانۂ الوہیت پہ پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳، صفحہ ۹۴)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۲۴ فروری ۱۹۷۷ء

وطن کی بقا اور اسکے اِستحکام کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اسلام کی جن ابدی برکات و افضال کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے ان میں سے ایک بہت بڑی برکت دعا کی اہمیت و عظمت اور قبولیتِ دعا پر زندہ ایمان ولیقین ہے! حق یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک نے قبولیتِ دعا کے نشانات کا مشاہدہ کیا اور ہم زندہ گواہ ہیں اِس امر پر کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"(دعا) ایک زبردست صداقت ہے جو اسلام میں موجود ہے اس کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا اِس لئے کہ اس کا زندہ ثبوت ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے۔ مَیں دعوٰی سے کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اگر انسان اِس امر کو سمجھ لے اور دعا کے راز سے آگاہ ہو جائے تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے اس صورت میں سمجھ لو کہ گویا اس کی ساری مرادیں پوری ہو گئیں ورنہ دُنیا کے ہمّ و غم تو اِس قسم کے ہیں کہ وہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۵)

"انسان (اپنی) سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء و سعداء و شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ برکات و فیوض کو پا سکتا ہے.... خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے اور حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعاءِ کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رِقّت ہو۔ اضطراب اور گداز ش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳)

یوں تو انسان ہر وقت ہی دعا کا محتاج ہے اور اس پر کوئی گھڑی بھی ایسی نہیں آتی جبکہ وہ دعا سے بے نیاز ہو سکے لیکن بعض اوقات قوموں اور جماعتوں پر ایسے بھی آتے ہیں جبکہ انہیں خصوصی طور پر دعاؤں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اِس وقت ہماری جماعت جن حالات سے دوچار ہے اور ہمارا ملک اور وطنِ عزیز جن حالات میں سے گذر رہا ہے وہ بھی اِس امر کے مقتضی ہیں کہ ہم موجودہ حالات میں اپنی جماعت کے لئے اور اپنے ملک کی بقا، استحکام اور خوشحالی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

یہی وہ فریضہ ہے جس کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء میں ہمیں خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ حضور نے اپنے اِس خطبہ میں جو کچھ فرمایا اس کا ملخص یہ ہے کہ :-

"بعض ایّام میں دعاؤں کی خاص ضرورت ہوا کرتی ہے۔ ملک میں انتخابات کا زمانہ بھی انہی میں شامل ہے اِس لئے انتخابات کے موجودہ دَور میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ اِن انتخابات کے نتائج کو قوم اور ملک کے لئے اور خود ہمارے لئے ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت کرے اور ان کے نتیجہ میں ملک کے استحکام و ترقی اور امن و آشتی کے سامان پیدا ہوں! آمین"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۷۷ء)

اگرچہ ہمارے ملک کے ہر باشندہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ پر اور اس کی قدرتوں اور اس کے تصرفات پر ایمان کا دعویدار ہے تو پھر وہ اپنے ملک کے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرے لیکن دعا کرنے کی خصوصی ذمّہ واری جماعتِ احمدیہ پر عائد ہوتی ہے جسے اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے دعا پر ایک نیا یقین اور زندہ ایمان بخشا ہے اور جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک لمحہ قبولیتِ دعا کے نشانات سے معمور ہے۔ یہی وہ ذمّہ واری ہے جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار ہا توجہ دلائی ہے حضور کے یہ ارشادات موجودہ ایّام میں بالخصوص ہر وقت ہمارے پیشِ نظر رہنے چاہئیں۔

حضور اِس ملک کے عام باشندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ان کو دعا کی طرف ان کو اعتصام باللہ کی طرف ان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی طرف، ان کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حصار میں محصور ہونے کی طرف توجہ یا تو سِرے سے ہوتی ہی نہیں یا اگر ہوتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے۔"

اس عدمِ توجہی کا ذکر کرنے کے بعد حضور فرماتے ہیں :-

"اِس لئے اب ساری قوم کی ذمّہ داری جہاں تک دعاؤں کا تعلق ہے وہ ہمارے کندھوں پر آپڑی ہے..... ہمارا فرض ہے کہ ہم ملک کے استحکام کے لئے بہت دعائیں کریں کیونکہ دعائیں کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈنے کی۔ اس سے مدد مانگنے کی اور اسی کے سہارے کامیابیوں کو حاصل کرنے کی امید اور آخرت میں سرخرو ہونے کی توقع رکھنے کی اصل ذمّہ داری جماعتی لحاظ سے ہمارے نزدیک ہمارے اوپر ہی عائد ہوتی ہے۔ ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہیئے کہ ہمارے جو دوسرے بھائی ہیں..... وہ بھی اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمّہ واری کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس کی حفاظت اور پناہ میں آنے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

"پس دوستوں سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ.... بہت دعائیں کرو صرف اپنے لئے نہیں صرف اپنوں کے لئے نہیں بلکہ اپنے ملک کے لئے۔ بلکہ ان دوستوں کے لئے بھی جن کا جماعت کے ساتھ تعلق نہیں۔ حکومت کے لئے اور پھر اپنے دشمنوں کے لئے بھی دعا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ شخص بھی پختہ ایمان والا نہیں ہوا جو اپنے دشمن کے لئے دعا نہیں کرتا ویسے ہماری تو کسی کے ساتھ دشمنی نہیں ہے لیکن جس کو ہمارے ساتھ دشمنی ہے اس کے لئے بھی ہم دعا کریں گے..... اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کے حق میں ساری دُنیا میں اپنی قدرت اور اپنے پیار کے جلوے دکھاتا ہے جبتک ہم اس کے وفادار اور شکر گزار بندے بنے رہیں گے ہم اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نشان اور اس کے پیار کے جلوے دیکھتے رہیں گے۔ اِس لئے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کے پیار اور اس کے فضلوں کو جذب کر دو۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۷۲ء)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک یاد دہانی

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین کی یاد دہانی کے لئے گذارش ہے کہ غلبۂ اسلام کے اِس عظیم منصوبہ کے لئے انہوں نے جس قدر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہوا ہے اس کا ۱/۵ حصّہ ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء تک ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۂ کہف کی آیۂ کریمہ ——— اور ——— عقیدۂ الوہیت مسیح

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور

سورۂ کہف ابتدائی مکی سورتوں میں سے ہے اور اس سورۃ مبارکہ کا ہمارے اس آخری زمانہ کے ساتھ نہایت ہی گہرا تعلق ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے زمانہ میں پیدا ہونے والے فتنۂ دجال سے محفوظ رہنے کے لئے ایسے عمدہ اور قیمتی گر بیان کئے ہیں اور ایسے مضبوط دلائل اس کے رد میں پیش کئے ہیں کہ جن کو اپنا کر انسان اس فتنہ سے بآسانی محفوظ رہ سکتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ
مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ
عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۴۴۹)

کہ جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں تو سمجھو کہ وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ قَرَءَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ
مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ
مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ ص ۴۴۶)

کہ جس نے سورۂ کہف کی آخری دس آیات حفظ کر لیں تو وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو گیا

ایک سوال اور اس کا جواب

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ اس سورۂ مبارکہ میں اول سے آخر تک ایسے معارف اور حقائق بیان کئے گئے ہیں کہ جن کو سمجھ کر پڑھنے۔ یاد رکھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے سے انسان فتنۂ دجال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ مگر اس جگہ طبعاً ایک سوال پیدا ہوتا ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے کہ احادیث مذکورہ بالا میں تو دجال کے فتنہ سے محفوظ رہنے کا ذکر ہے مگر اس سورۃ میں دجال کا کہیں نام بھی نہیں ہے۔

سو اس کا جواب یہ ہے کہ دجال ایک صفاتی نام ہے اور یہ اس زمانہ کی ان اقوام کے لئے استعمال کیا گیا ہے جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لفظ میں پیشگوئی فرمائی ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اپنے دینی اور دنیاوی امور میں بہت زیادہ مکر و فریب سے کام لینے والی ہوں گی اور اپنی ہر غلط اور گمراہ کرنے والی بات کو بھی جو انسان کو اخلاقی اور مذہبی لحاظ سے تباہ کرنے والی ہوں گی ایسی عمدگی اور خوبصورتی سے پیش کریں گی کہ جن کے برے اثرات سے محفوظ رہنا قریب قریب ناممکن ہو جائے گا اور دنیا ان کی ان ملمع سازیوں کے نتیجہ میں دن بدن گمراہی کے اس عمیق غار کی طرف بڑھتی چلی جائیگی جسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہنم کے نام سے موسوم کیا ہے

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ دجال کے لفظ میں اس زمانہ کی ان اقوام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو اپنی ہر بات اور ہر چیز کو اس طریق سے پیش کرنے میں اپنے کمال کو پہنچ جائیں گی کہ جس سے اصلیت اس چیز کی نظروں سے اوجھل رہے اور حقیقت کچھ اور ہے۔ اور نظر کچھ اور ہی آئے اور انسان دھوکے میں آ کر غلط راہ پر چل پڑے۔ چنانچہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ یہ صفت اور حقیقت اس زمانہ کی عیسائی اقوام میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اور انہوں نے اپنے اس فن میں ایسا کمال حاصل کیا ہے کہ جس کی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ اور یہی بات سورۂ کہف کی پہلی اور آخری دس آیات میں بیان کی گئی ہے ——— پہلی دس آیات میں ان کے اس گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جو ان کا مذہبی گروہ ہے اور مذہبی لحاظ سے اپنے باطل اور مشرکانہ عقائد کے ذریعہ دنیا کو گمراہ کرنے میں معروف ہے اور آخری دس آیات میں ان کے اس گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جو دنیاوی گروہ ہے۔ اور جن کی تمام کوششیں اسی دنیا کی زندگی تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ مگر باایں ہمہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت ہی اچھے کام کر رہے ہیں اور اس طرح اپنی اسی غلط فہمی کے نتیجہ میں اپنی نئی نئی ایجادات اور اختراعات کے ذریعہ دنیا کو گمراہ کرنے اور خدا تعالیٰ سے دور سے دور تر لے جانے میں مصروف ہیں!

پس معلوم ہوا کہ احادیث میں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات حفظ کرے گا تو وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا تو وہ درحقیقت انہی اقوام کے فتنہ سے محفوظ رہنے کی طرف اشارہ ہے جو اس زمانہ میں اپنے ہر کام میں خواہ وہ مذہبی ہو یا سیاسی یا دنیاوی اپنے انتہائی پُر فریب اور مسحور کن طریقوں سے کام لینے والی ہیں اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت و تائید کے بغیر ان کے فتنہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔!

چنانچہ اس سورۃ کی آخری دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان کی موجودہ مادی ترقیات اور ایجادات کا بے حقیقت ہونا ثابت کیا ہے اور یہ ارشاد فرما کر کہ

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا
لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ ... الخ

یہ بتایا ہے کہ ان کی ترقیات کی جن پر ان کو بڑا ناز ہے اس کائنات عالم کے مخفی خزانوں کے مقابل پر اتنی بھی حیثیت نہیں ہے جتنی کہ سمندر کے مقابل پر ایک قطرہ کی ہوتی ہے اور اگر یہ لوگ اپنی ان ترقیات کے گھمنڈ میں تکبر سے کام لیتے ہوئے اپنی غلط روش سے باز نہ آئے تو ہم قیامت کے دن ان کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے اور اس دن اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے یہی لوگ ہونگے مگر ان کے بالمقابل اس سورۂ مبارکہ کی پہلی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان کے غلط مذہبی اور مشرکانہ عقائد کا باطل ہونا ثابت کیا ہے اور ایسے مضبوط دلائل ان کے رد میں پیش کئے ہیں کہ جن کے مقابلہ کی کسی عیسائی سکالر میں ہمت نہیں ہے

چنانچہ ان دلائل میں سے اس وقت میں اس عظیم الشان دلیل کو پیش کرتا ہوں جو اس سورۂ مبارکہ کی پہلی آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے الوہیت مسیح کے رد میں پیش فرمائی ہے۔

سورۂ کہف سے پہلے سورۂ بنی اسرائیل ہے اور سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا۔

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

کہ اے وہ شخص جو قرآن کو مانتا ہے ہم تیرا یہ فرض قرار دیتے ہیں کہ تو دنیا میں اپنے عمل اور قول سے اس بات کا اعلان کر کہ ہر قسم کی تعریف کا مستحق صرف وہ خدا ہے جس نے اپنے لئے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو ان لوگوں میں تبلیغ کرنے کی تلقین فرمائی ہے جو مسیح علیہ السلام کو خدا کے بیٹا کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ مگر یہ طبعی بات ہے کہ جب کسی انسان کو کسی خاص کام کے لئے کہا جائے گا۔ تو اس کا ذہن فوراً ان چیزوں کا مطالبہ کرے گا۔ جن کے بغیر اس کام کو پوری کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانا ناممکن ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں پر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا کہ تم دنیا میں اس بات کی تبلیغ کرو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی مدد کے لئے کوئی بیٹا نہیں بنایا کیونکہ بیٹا بنانے سے وہ حمد کا مستحق نہیں رہتا تو ذہن فوراً اس طرف جائے گا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر ان لوگوں کے مقابلہ کے لئے ہمارے پاس کوئی ایسی مضبوط دلیل ہونی چاہئے کہ جس کو کسی طور سے بھی یہ لوگ رد نہ کر سکیں اور بالآخر اس کے مقابلہ سے عاجز آ کر اپنے غلط عقائد کو چھوڑنے پر مجبور ہوں

سو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانی ذہن کے اس حقیقی مطالبہ کو سورۂ کہف کی پہلی آیۂ کریمہ میں پورا فرمایا ہے اور اس آیت میں الوہیت مسیح کے رد میں ایک ایسی مضبوط دلیل پیش کی ہے کہ جس کا تمام عیسائی پادری صاحبان مل کر قیامت تک بھی مقابلہ نہیں کر سکتے چنانچہ فرماتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ
عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ
يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا

(سورۂ کہف ع ۱)

کہ ہر قسم کی کامل تعریف کا مستحق صرف وہ اللہ ہے جس نے اتاری ہے کتاب یعنی قرآن مجید اپنے اس بندے یعنی محمد رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اور اس حال میں اتاری ہے کہ یہ انسان کی صحیح راہنمائی کے لئے ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہے اور اس میں کمی کسی طور سے بھی کوئی کمی نہیں ہے

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس نے اپنے لئے ایک بیٹا بنا لیا ہے یہ دلیل دی ہے کہ تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے لئے ایک بیٹا لیا ہے اور تم بڑے زور شور سے اس کی نشر و اشاعت میں مصروف ہو مگر ہم تم سے یہ کہتے ہیں کہ اگر تم واقعی اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو پھر ہماری ایک بات کا جواب دو اور وہ بات یہ ہے ــــ کہ دنیا میں یہ عام قاعدہ کی بات ہے اور معمولی سی عقل رکھنے والا انسان بھی اسکو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر کسی شخص کے ایک ایسا مفید اور بے مثل چشمہ ہو کہ جس کا پانی دنیا کی تمام بیماریوں کے لئے شفا کا حکم رکھتا ہو۔ مگر دنیا میں اور کسی جگہ بھی کوئی ایسا چشمہ نہ ہو کہ جس کا پانی اس قسم کے خواص اپنے اندر رکھتا ہو اور دوسری طرف یہ صورت ہو کہ اس شخص کا ایک ہی بیٹا ہو جو اسکو بہت عزیز ہو۔ تو ایسی صورت میں جب اس کی وراثت کا اور اس چشمہ کو دنیا کے فائدہ کے لئے کسی اور کے سپرد کرنے کا سوال پیدا ہوگا۔ تو لازماً اس وقت ہر شخص کا شرعی اور عقلی طور پر بھی فتوے ہوگا کہ چشمہ اس کے بیٹے کو ملنا چاہیئے اور یہی اسکے مشفق اور مہربان باپ کی خواہش ہوگی اور نہ صرف یہ کہ خواہش ہوگی بلکہ وہ اسکو لازمی اور طبعی طور پر پورا کرے گا۔ اور وہ چشمہ دنیا کے فائدہ کے لئے اپنے بیٹے کے سپرد کردے گا۔

پس یہ ایک بالکل طبعی اور قاعدہ کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ اس قاعدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ قرآن ایک ایسی بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے کہ جس میں دنیا کی تمام روحانی اور جسمانی بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کا پورا پورا سامان موجود ہے اور جو شخص بھی اس کے بتائے ہوئے احکام و قوانین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ یقیناً اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوگا۔ مگر دنیا میں اور کسی کے پاس کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جو اس قسم کا کمال اپنے اندر رکھتی ہو

پس فرماتا ہے کہ ہمارے پاس یہ ایک بے مثل کتاب تھی جو ہم نے اپنے اس بندے یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے مگر تم دنیا میں یہ شور مچاتے پھر رہے ہو کہ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے جو اسکو کائنات کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے حالانکہ ہمارا اگر واقعہ میں کوئی بیٹا ہوتا جو ہم کو ہر چیز سے زیادہ عزیز ہوتا تو ہم یہ بے مثل کتاب جس میں دنیا کی ہر قسم کی بخشش اور نجات کا سامان موجود ہے اس پر اتارتے مگر ہم نے تو یہ کتاب اپنے اس بندے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے پھر تم کس منہ سے اور کس دلیل کی بناء پر دنیا میں اس جھوٹ کی اشاعت میں مصروف ہو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے لئے ایک بیٹا لیا ہے!

پس یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب دینا ہر ہر شخص کے ذمہ ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کرتا ہے اور جب تک وہ اس کا صحیح جواب پیش نہ کرے یا اپنے اس غلط عقیدہ کو چھوڑ نہ دے۔ اس وقت تک وہ گناہ سے نجات نہیں پا سکتا اور نہ خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکتا ہے کیونکہ یہ سوال خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے!!

سوال:۔ باقی رہا کسی کا یہ اعتراض کہ اس کتاب کے بے مثل ہونے کا کیا ثبوت ہے؟

جواب:۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ چودہ سو سال سے یہ کتاب اپنا بے مثل ہونا ثابت کر رہی ہے اور کوئی تعلیم آج تک اسکے معارف و حقائق اور کمالات کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکی اور نہ آئندہ ٹھہر سکے گی اور اس کی اس خوبی کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسمیں یہ یہ چیلنج بھی موجود ہے کہ

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا
نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ۔

(سورہ بقرہ رکوع ۳)

اگر تم اس کلام کے کمالات کے بارہ میں کسی شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے بندے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے تو پھر تم ایسا کرو کہ اس کی سورتوں کی مانند کوئی ایک سورۃ ہی ایسی بنا کر لے آؤ جس میں اس قسم کے حقائق و معارف اور کمالات پائے جاتے ہوں جو ہر انسان کی اس کی استعداد کے مطابق اسکے کمالات تک پہنچانے والے ہوں۔ اور اللہ اور اسکے مومن بندوں کو چھوڑ کر جس کو چاہو اپنی مدد کے لئے بلا لو۔ مگر چودہ سو سال کے اس طویل عرصہ کے باوجود کسی مخالف حق کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ اسکے جواب میں ایک چھوٹی سی سورۃ ہی بنا کر لے آئے۔ رہا آئندہ کا سوال تو اسکو بھی اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ آئندہ کے متعلق تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے سے یہ خبر موجود ہے کہ کوئی اس کی مثل نہیں لا سکے گا۔

پس معلوم ہوا کہ قرآن مجید فی الواقعہ ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے اور جب یہ بات ہے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ مسیح علیہ السلام کے متعلق ان کی قوم کا یہ دعویٰ کہ وہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے ایک سراسر بے بنیاد اور جھوٹا دعوے ہے اور ان کے پاس اپنے اس دعوے کی تائید میں کوئی واضح اور روشن ثبوت نہیں ہے

بالآخر ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ابنیت اور الوہیت مسیح کا عقیدہ رکھنے والوں کی صحیح راہنمائی فرمائے اور ان کو انکے اس غلط اور مشرکانہ عقیدے سے نجات بخشے اللّٰھم ارحمھم واھدھم الیٰ صراط المستقیم۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین

کریلا

مکرم غلام احمد صاحب عطاء ناظر زراعت

کریلا ہمارے ملک میں گرمیوں کی سبزیوں میں سے ایک مقبول سبزی ہے اس کا کچا پھل بہت کڑوا ہوتا ہے لیکن اگر پھل کا چھلکا اتار کر اس پر نمک لگا کر ایک دو گھنٹہ کے لئے رکھ چھوڑیں اور پھر اسے دھو کر گوشت یا ٹماٹر پیاز ڈال کر پکایا جائے تو بہت لذیذ بن جاتا ہے

کریلا معتدل آب و ہوا میں بہت کامیاب رہتا ہے۔ یہ پودے زیادہ سرد موسم کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اسلئے اس کی اگیتی فصل کے لئے بیج بونے کا وقت شروع فروری سے اپریل تک ہے ایسی بوئی ہوئی فصل ستمبر تک فصل دیتی ہے۔ پچھیتی فصل آخر جون و جولائی میں بوئی جاتی ہے اس فصل کا پھل اگست سے اکتوبر تک حاصل ہوتا ہے۔ پہاڑوں پر کریلا کی کاشت اپریل سے جون تک کی جاتی ہے

زمین کی تیاری و طریقہ کاشت

کریلا کے لئے زرخیز نرم زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو بہتر رہتی ہے کاشت سے قبل زمین میں گوبر کی گلی سڑی کھاد تین چار سو من ڈال دی جائے اور ہل چلا کر اسے زمین میں ملا دیا جائے۔ مذکورہ کھیت کو پانی لگا دیا جائے وتر آنے پر دو تین بار ہل اور سہاگہ چلایا جائے تاکہ زمین خوب باریک ہو جائے اور کھیت کی جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں آخری ہل دینے سے قبل کھیت میں تین بوری سپر فاسفیٹ اور دو بوری امونیم سلفیٹ یا ایک بوری یوریا بھی بکھیر دی جائے اور پھر ہل اور سہاگہ دے دیں۔

کریلے کے بیج کاشت کرنے کے لئے کھیت میں سات سات فٹ کے فاصلہ پر اس طرح پٹڑیاں بنائیں کہ پٹڑی کی چوڑائی ۵-۵½ فٹ ہو اور پٹڑیوں کی درمیانی نالی ۲-۲½ فٹ چوڑی ہو پٹڑیوں کے دونوں طرف ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر دو تین بیج ایک انچ کی گہرائی پر بوئیں اور کھیت کو آبپاشی کر دیں اس طرح فی ایکڑ اندازاً ۲ سیر بیج درکار ہوتا ہے۔

آبپاشی چھدرائی اور گوڈی

پہلی دو تین آبپاشیاں اس طرح سے کریں کہ پانی پٹڑیوں کے اوپر نہ چڑھ جائے ورنہ زمین کرنڈ ہو جائے گی اور بیج کم اُگے گا شروع میں آبپاشیوں کا وقفہ ایک ہفتہ رکھیں بعد میں یہ وقفہ بڑھا کر ۱۰-۱۲ دن تک کیا جا سکتا ہے۔ جب پودے تین چار انچ ہو جائیں تو ایک جگہ پر ایک پودا چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیں۔

کھیت سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے حسب ضرورت گوڈی کرتے رہیں اور گوڈی کے دوران پودوں کے ساتھ مٹی چڑھاتے جائیں

پھل کی ہر چنائی کے بعد دو بوری امونیم سلفیٹ یا ایک بوری یوریا پودوں کی جڑوں کے ساتھ ساتھ دینے سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

برداشت

کچے اور نرم پھل کو ہر تین چار روز کے بعد برداشت کریں۔ برداشت کے بعد پھل کو سایہ دار جگہ میں رکھیں اور اوپر سے گیلے ٹاٹ سے لپیٹ کر رکھیں تاکہ یہ مرجھانے نہ پائے۔

نقصان دہ کیڑے

کریلے کے نقصان دہ کیڑوں میں سے پھل کی مکھی سب سے بہت نقصان پہنچاتی ہے کریلے کے پودے پندرہ دن کے وقفے سے حسب ضرورت ڈپٹریکس ۱½-۲ پونڈ یا میلاتھیان ایک پاؤنڈ فی ایکڑ ۵۰-۱۰۰ گیلن پانی میں ملا کر فی ایکڑ سپرے کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اباڑو ضلع سکھر کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ اباڑو ضلع سکھر کے زیر اہتمام ۴ر فروری کو ساڑھے نو بجے صبح زیر صدارت جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے افتتاحی خطاب فرمایا اور پھر مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں۔

مکرم پیر محمد رفیق صاحب	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر امریکہ
" منور احمد صاحب	احمدیت کا پیغام
" بشیر احمد صاحب معلم وقفِ جدید	عورتوں کی اصلاح
" عبدالمجید صاحب "	تبلیغ اسلام

سوا بارہ بجے اجلاس کھانے اور نماز جمعہ کے لئے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس مکرم امیر صاحب ہی کی صدارت میں دو بجکر پندرہ منٹ پر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں :-

مکرم سید قمر الحق صاحب	درس "کشتی نوح"
" محمد اشرف صاحب	"میں احمدی کیوں ہوا"
" ظفر احمد صاحب شباب	ہمارا خدا
" منشی غلام محمد صاحب	تربیت نوجوانان

آخر میں صدر صاحب جلسہ نے اپنی اختتامی تقریر فرمائی جس میں آپ نے تقویٰ کی باریک راہوں کی نشان دہی کرتے ہوئے متقیانہ زندگی گزارنے اور اسلام کی عملی تصویر پیش کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

جلسہ ہذا میں جماعت احمدیہ اباڑو کے افراد کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ ناراُدھرکی۔ گدو۔ کشمور۔ سکھر۔ ڈھنڈی اور رحیم یار خان کے افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد رفیق۔ ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ۔ اباڑو)

ایصالِ ثواب سے خدمتِ والدین

یہ انسان کی عین خوش بختی ہے کہ وہ ایسی اولاد چھوڑے جو بعد میں والدین کے لئے دعا اور صدقہ و خیرات سے ایصالِ ثواب کا خیال رکھے چنانچہ ۱۲-۲-۷۷ کو اسی نیک جذبہ کے تحت تحریک جدید کے ایک مرحوم مجاہد یعنی مکرم صوبیدار غلام رسول صاحب کی اولاد نے ان کے بڑے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کے ذریعہ تحریکِ جدید کی مد میں مرحوم کی طرف سے ۴۰۰/- روپیہ داخل خزانہ کروایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد عابد صاحب عادل ایوی ایشن ڈیپارٹمنٹ نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت ۷۶۶۱/۱۹۱-۱۶۶ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۷۳۵/۳۹ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحومہ کے ترکہ کے جائز وارث میرے بھائی محمد اعظم صاحب بھی ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۷۳۵/۳۹ روپے ہم دونوں بھائیوں کو بحصص شرعی ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

احمدی بچے اور اُن کے والدین توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف جدید کے مالی جہاد میں شمولیت کے لئے احمدی بچوں کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"پس احمدیت کے اے عزیز بچو! اُٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

پس تمام احمدی بچوں کو اس مالی جہاد میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی فوج کا ننھا منا مجاہد بن جانا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے کرتے پرورش پائی وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص کے سائے تلے جگہ پائے گا۔

احمدی والدین اپنے بچوں کو اس سعادت سے محروم نہ رہنے دیں اور ہر بچے کو وقفِ جدید کا مجاہد بنائیں تا جوان ہو کر ان کے نونہال خدمتِ اسلام کے عظیم تر جہاد کے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی بے پایاں رحمت و فضل میں زیادہ سے زیادہ حصہ دار بناوے۔ آمین ثم آمین۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

آل ربوہ ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ر فروری بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار درج ذیل کھیلوں کے آل ربوہ مقابلے ہوں گے :-

۱- بیڈمنٹن ۲- کیرم بورڈ ۳- رنگ

ٹورنامنٹ انٹری فیس قریشی عبدالرشید۔ قریشی جنرل سٹور گولبازار ربوہ کو جمع کروا دیں۔

مزید تفصیلات کے لئے سیکرٹری ایوانِ محمود سپورٹس کلب سے رجوع کریں۔

(مہتمم صحت جسمانی)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرمہ غفورہ بیگم صاحبہ ملتان شہر لکھتی ہیں کہ ان کے والد مکرم شیخ عمر دین صاحب آف سرگودھا سخت بیمار ہیں۔

۲- مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری ربوہ لکھتے ہیں کہ الحاجہ محمودہ آصفہ صاحبہ اہلیہ الحاج ملک عطا محمد صاحب آف کوئٹہ سخت بیمار ہیں اور سول ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ نیز الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کو تا حال مضروب ٹانگ میں درد ہے اور بے چینی زیادہ ہے۔

احباب سب مریضوں کے لئے دعا فرمائیں۔

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور زود اثر علاج کے لئے جانوروں کی اکیس (۲۱) اکسیروں کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں

کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

قائدین کرام خدام الاحمدیہ ہفتہ وصولی کی رپورٹیں جلد بھجوائیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

تمام مقامی مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں بغرض یاددہانی لکھا جاتا ہے کہ

(۱) وہ تمام ایسے اصحاب کو جن کی عمر چالیس سال کو پہنچ گئی ہے اپنی مجلس انصار اللہ کا رکن بنائیں۔

(۲) ایسا ہی وہ انصار جو بوجہ ملازمت وغیرہ نقل مکانی کر کے کسی دوسری جگہ جائیں وہ وہاں کی مجلس انصار اللہ کو خود رکن بننے کی اطلاع دیں۔

(۳) ناظمین اعلیٰ / اضلاع اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جہاں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو۔

(۴) اس سلسلے میں مجالس اپنی اپنی مساعی سے قیادت تجنید کو بھی مطلع کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۶ء کو مسجد مبارک ربوہ میں میرے برادر اصغر میاں ظفر اللہ صاحب کے ہر دو فرزندان عزیزم فتح اللہ خان و مبشر احمد خان کے نکاحوں کا اعلان ہمراہ بالترتیب عزیزی امۃ النصیر سلمہا بنت مکرمی شیخ اقبال احمد صاحب و عزیزی رخشندہ یاسمین بنت مکرمی محمد عمر بشیر احمد صاحب بعوض بیس بیس ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

دونوں بچے مکرم میاں خدا بخش صاحب بھیروی مرحوم کے پوتے اور دونوں بچیاں مکرمی ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کے نواسے نواسیاں ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث صد مسرت و شادمانی بنائے (آمین)

(ایم عطاء اللہ نسیم بھیروی حال رہائش خوجک روڈ۔ کوئٹہ چھاؤنی)

۲۔ میرے دو بیٹوں مرزا اعجاز احمد صاحب و مرزا اکرام احمد صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ کے نکاح علی الترتیب سیدہ امۃ القیوم صاحبہ بنت سید منعم الحسن صاحب بہت لاہور سے دس ہزار روپیہ مہر پر اور سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت سید محمد صدیق صاحب مرحوم آف شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر قرار پائے ہیں۔ یہ دونوں نکاح مورخہ ۱۷-۲-۷۷ بروز جمعرات بعد نماز ظہر مسجد مہدی گولبازار میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے پڑھائے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دونوں رشتے دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی طور پر بابرکت، ترقی، کامیابی، باہمی اخوت و محبت اور خیر و برکت کا موجب بناوے۔ آمین ؎

(میاں محمد یعقوب (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) محلہ دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ

تقاریب شادی

۱۔ میری بڑی لڑکی عزیزی زکیہ سلطانہ لیڈی ٹیچر سرگودھا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۳-۲-۷۷ بروز اتوار دار الفلاح سرگودھا میں عمل میں آئی۔

بارات ربوہ سے محترم شیخ خادم حسین صاحب کی سرکردگی میں سرگودھا پہنچی۔ محترم عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ پنجاب سرگودھا نے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ پانچ بجے شام بارات بخیریت واپس ربوہ روانہ ہوئی۔

اگلے دن ربوہ میں محترم شیخ خادم حسین صاحب کے مکان پر دعوت ولیمہ دی گئی۔

عزیزہ زکیہ سلطانہ کا نکاح کچھ عرصہ قبل بہ ہمراہ عزیزم یعقوب احمد صاحب بٹ (ابن محترم غلام محی الدین صاحب مرحوم) پیٹی آفیسر پاک نیوی کراچی بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا تھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ۔ (محمد یوسف ابن محمد یامین صاحب تاجر کتب مرحوم سرگودھا)

۲۔ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۷۷ء کو مکرم رانا حبیب اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۷ء بعد نماز مغرب مسجد نصرت

ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے محترمہ انجم آرا بیگم صاحبہ دختر محترم چوہدری محمد اسلم صاحب آف ننگل مرزا تحصیل پسرور سے مبلغ تین ہزار حق مہر پر پڑھا تھا۔ دلہن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۰۲ شمالی سرگودھا کی بھانجی ہیں۔

بارات مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۷ء کو بنڈی بھاگو سے روانہ ہو کر ننگل مرزا پہنچی اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

مورخہ ۱۷ جنوری کو مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نمبردار بنڈی بھاگو نے دعوت ولیمہ دی جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد طاہر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیزم مرزا وسیم احمد بیگ صاحب کو مورخہ ۶، ۷ فروری ۱۹۷۷ء کی درمیانی رات بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام فوزیہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم ڈاکٹر مرزا محمد افضل بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف پٹی کی پڑپوتی اور مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادم دین بنائے اور صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(مرزا اسلم حیات بیگ۔ ناظم تشخیص جائیداد موصیان۔ ربوہ)

از دفتر فیلڈ اسسٹنٹ محکمہ زراعت ربوہ

(۱) موسم گرما کی تمام سبزیات کے بیج (دس مرلہ سکیم) حاصل کریں۔

(۲) بارھرو از ساختہ لوہار رعایتی قیمت پر حاصل کریں۔

(۳) ویٹ تھریشر رعایتی قیمت پر لینے کے لئے مشورہ حاصل کریں۔

عبد الحمید فیلڈ اسسٹنٹ زراعت۔ ربوہ

ملتان کی قدیم، جدید ترین ڈرائی کلیننگ فیکٹری

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون نمبر ۷۳۸۸۳

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل احباب کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے موجودہ پتہ کے متعلق کوئی اور دوست علم رکھتے ہوں تو وہ نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ رفیق احمد صاحب سابقہ ساکن 380-C ۔ 2/6/G-7 اسلام آباد

۲۔ ناصرہ جمیلہ صاحبہ بنت محترم احمد الدین صاحب وصیت نمبر ۱۸۹۸۵

۳۔ سید سعد بن ظریف وصیت نمبر ۱۹۰۰۲

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴